ڈاکٹر محمد ایوب قادری

تذکرہ بلادِ سندھ

(تقریباً ایک صدی قبل)

راقم الحروف کے کتب خانہ میں ایک کتاب ہندوستان کے خاص خاص مشہور قصبات و بلاد کے ذکر پر مشتمل موجود ہے۔ اتفاق سے اس کا سرورق غائب ہے۔ اس سے نہ تو مؤلف کا نام معلوم ہو سکا نہ سنۂ تالیف و اشاعت اور مقام طباعت، مختلف کتب خانوں میں اس کتاب کا سراغ لگایا مگر کامیابی نہ ہوئی۔ کتاب کا مؤلف کوئی ذی علم ہندو ہے اور اس نے خالص تجارتی نقطہ نظر سے کتاب لکھی ہے۔ چنانچہ وہ دیباچہ میں لکھتا ہے۔

"اس کتاب کی تالیف سے یہ غرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہے مختصر طور پر ایسے مقامات کے حالات سے جہاں مسلمان لوگ بغرض زیارت اور دیگر امورات بکثرت جاتے ہیں پبک کو آگاہ کیا جاوے اور ان کو سہولت ہو۔ یہ امر ہمیشہ ملحوظ رہا ہے کہ اس میں صرف ضروری اور معتبر باتیں درج ہوں اور امید ہے کہ وہ اشخاص جنہوں نے ان مقامات کو پہلے نہیں دیکھا اور نہ انگریزی کتابوں کو پڑھ سکتے ہیں۔ اس سے فائدہ اٹھائیں گے"۔

گویا مسلم زائرین کی رہنمائی کے لئے کتاب لکھی گئی ہے [1]

[1] "رہنمائے مسافران ریلوے" کے نام سے ہرنرائن داس خلف منشی چھٹن لال نے ایک کتاب ۱۹۱۴ء مطبع افتخار دہلی نے شائع کی تھی ممکن ہے کہ وہی صاحب اس کے بھی مؤلف ہوں۔

یہ کتاب ۱۸۹۰ئہ کے زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے کیونکہ مؤلف نے آخر میں ۱۸۹۰ئہ کے انڈین ریلوے ایکٹ سے مسافروں کی سہولت کے لئے ضروری قواعد اور معلومات درج کی ہیں۔

اس کتاب کا ماخذ کرزیٹیر رہا ہے ۔ مولوف نے مسلمانوں کے رسم و رواج اور خاص اصطلاحات سے زیادہ واقف نہیں ہے لہذا ہم نے بعض الفاظ کی تصحیح کر دی ہے ۔ کہیں کہیں غیر ضروری باتیں کرایہ اور اسٹشن سے فاصلہ وغیرہ کی صراحت حذف کر دی ہے ۔

اس کتاب میں صوبہ سندھ کے پندرہ قصبات وبلاد کا ذکر ہے ہم نے ان کے حالات اخذ کر کے "تذکرہ بلاد سندھ" کے عنوان سے یہاں پیش کر دیئے ہیں امید ہے کہ ناظرین "الولی" ہماری اس پیشکش کو پسند فرمائیں گے۔

محمد ایوب قادری

۱۔ اروڑ

جنوبی سندھ کے ضلع شکارپور میں روہڑی سے ۵ میل جنوب مشرق کی طرف ایک اجڑا ہوا قصبہ ہے جو پہلے زمانے میں سندھ کے ہندو راجاؤں کا دارالحکومت تھا ۔ شیخ فریدالدین صاحب شاہ شکر گنج کی یادگار ہیں یہاں پر ہر سال ستمبر کے مہینہ میں بڑا بھاری عرس ہوتا ہے کہتے ہیں شاہ صاحب نے اپنی حیات میں مٹی سے شکر بنا دی تھی ۔ اسی مہینہ میں کالکا دیوی کا میلہ ہوتا ہے جس میں ہندو کثرت سے جاتے ہیں ـــــــ اروڑ میں دسٹرکٹ بورڈ کا بنایا ہوا مسافرخانہ ہے ۔ ص ۱۳

۲۔ بکسیرا

ٹنڈوالہ یار ، حیدرآباد سندھ سے جانب مشرق اٹھارہ میل پر ایک گاؤں ہے اس جگہ چار مزار ہیں جنھیں مسلمان بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔ ان میں سے ایک شیخ بنا پوترا صاحب کا ہے جو پانچ سو برس کا پرانا بیان کیا جاتا ہے ، دوسرا افضل شاہ صاحب کا چار سو سال کا ، ان مزاروں پر سال میں دو دفعہ اجتماع ہوتا ہے ۔ ہزارہا مسلمان زیارت کے لئے جمع ہوتے ہیں ۔ ص ۴۴

۳۔ بلڑی

یہ گانوں تعلقہ ضلع حیدرآباد سندھ میں ریلوے اسٹیشن ٹنڈو محمد خان سے بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس گانوں میں ایک بڑے مسلمان بزرگ شاہ کریم کی خانقاہ ہے جن کی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ امام حسینؓ کی اولاد میں سے تھے۔ ان کی یادگار میں ہر سال یہاں ماہ جنوری میں بڑا عرس ہوا کرتا ہے۔ جو دس دن تک رہتا ہے اس عرس میں تقریباً دس ہزار آدمی دور و دراز کے مقامات سے آتے ہیں یہ گاؤں ایک ماہی گیر کی بیوی بلڑی کے نام سے نامزد ہے جو شاہ صاحب کی پکی مریدہ تھی، یہاں زائرین کی رہائش کے لئے کئی سرائیں موجود ہیں۔ ص ۴۶۔

۴۔ بھکر

ضلع شکارپور میں سکھر اور روہڑی کے درمیان دریائے سندھ میں ایک بڑا مستحکم ٹاپو ہے۔ اس کے شمال کی جانب تھوڑے ہی فاصلہ پر خواجہ خضر (یا جندپیر) کا چھوٹا سا ٹاپو ہے جس میں ایک بڑی مقدس خانقاہ ہے جنوب کی طرف ایک اور چھوٹا سا ٹاپو سب بیلا کے نام سے مشہور ہے۔ جس میں چند اور مقدس مزارات ہیں ان ٹاپوؤں میں ہر سال مارچ، اپریل اور دسمبر کے مہینوں میں چیتی چنڈ، بیساکھی اور پوہی چاند کے مشہور میلے ہوتے ہیں، جن میں جدا جدا اٹھارہ ہزار، نو ہزار اور تین ہزار کے قریب لوگوں کا مجمع ہوتا ہے۔

یہ سارے کا سارا ٹاپو ایک قلعہ سے گھرا ہوا ہے جس کی دیواریں دہری ہیں اور جو دریا پر سے دیکھنے سے بڑا مستحکم اور خوش نما معلوم ہوتا ہے۔

مسلمانوں کے زمانے میں یہ ٹاپو خاصی مفید پناہ گاہ سمجھی جاتی تھی۔ ص ۵۶۔

۵۔ بھٹ شاہ

ضلع حیدرآباد سندھ کے تعلقہ ہالہ میں ایک قصبہ ہے ۱۷۲۷ء میں شاہ عبد اللطیف صاحب نے جن کی یادگار میں ماہ فروری اور اپریل میں ہر سالانہ عرس ہوتا ہے، اس کی بنیاد ڈالی تھی۔ ہر میلہ

پر پانچ ہزار کے قریب مسلمان زائرین کا انبوہ ہوتا ہے بھٹ شاہ میں پیروں کے کئی ایک خاندان ہیں جو اس علاقہ میں بہت مشہور ہیں۔ ص ۵۹،۶۰

۶۔ پیرو

یہ پیرو لشاری اسٹیشن سے چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ایک مسلمان پیر شاہ تریل کے مزار پر ہر سال فروری کے مہینہ میں یہاں ۶، ۷ دن تک عرس ہوتا ہے جس میں بہت لوگ آتے ہیں۔ اس جگہ کوئی سرائے نہیں، زائرین مزار کے پاس میدان میں ٹھیرتے ہیں۔ ص ۷۹۔

۷۔ پیرو لشاری

ریلوے اسٹیشن ہے۔ ہر سال فروری کے مہینہ میں ایک مسلمان بزرگ غوریوں کے مزار پر ایک ہفتہ تک عرس ہوتا ہے پانچ ہزار کے قریب لوگ اس اجتماع میں آتے ہیں یہ مقام اسٹیشن سے دو میل کے فاصلہ پر ہے زائرین کو بیل گاڑیوں اور اونٹ سواری کے لئے کرایہ پر مل سکتے ہیں۔ عرس کے دنوں میں لوگوں کے آرام کے لئے عارضی جھونپڑیاں بنادی جاتی ہیں۔ ص ۷۹۔

۸۔ ٹنڈو محمد خان

ضلع حیدرآباد میں ٹنڈو محمد خان سب ڈویزن کا صدر مقام ہے۔ حیدرآباد سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر نہر گونی کے داہنے کنارے پر واقع ہے۔ کہتے ہیں اس کی بنیاد میر محمد خان تالپور شہوانی نے ڈالی تھی۔ ٹنڈو محمد خان میں ایک مسلمان بزرگ نذر محمد صاحب کا مزار ہے جس کو اس علاقہ کے لوگ نہایت تعظیم و تکریم کی نظر سے دیکھتے ہیں، گڈریئے اس بزرگ کے بہت معتقد تھے کیونکہ جب کوئی بھیڑ یا بکری کھو جاتی تھی تو وہ اس کا ٹھیک پتا بتا دیا کرتے تھے اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ بزرگ اندھے پن اور مہلک امراض سے لوگوں کو اچھا کر سکتے تھے۔ ستمبر کے مہینے میں ہر سال ان کے مزار پر آٹھ دن تک عرس ہوتا ہے جس میں پانچ ہزار کے قریب لوگ آتے ہیں۔

ٹنڈو محمد خان میں دودو دو چر کا بھی مندر ہے کہتے ہیں کہ دو دودو چر لوگوں کے دلوں کا حال بتا دیتے

تھے اور اسی طرح اور بہت سے کام ان میں ظہور میں آئے تھے اسی وجہ سے وہ تمام ضلع حیدرآباد میں مشہور ہیں۔ یہاں پر عام لوگوں کے لئے ایک سرائے ہے۔ انگریزوں کے لئے پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کا ایک بنگلہ ہے گاڑیاں اور اونٹ اسٹیشن سے شہر کو جانے کے لئے کرایہ پر ملتے ہیں۔ ص ۸۲

۹- ہالہ

یہ گاؤں جس کو پہلے مرتضیٰ آباد کہتے تھے۔ ہالہ سب ڈویژن ضلع حیدرآباد سندھ میں واقع ہے جدید گاؤں ۱۸۰۰ء میں دریائے سندھ کی طغیانی کے باعث اصلی مقام سے آٹھ میل کے فاصلہ پر بسایا گیا تھا۔ پرانی عمارات میں سے جو اس گاؤں کے گرد و نواح میں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ ایک پیر صاحب کی مسجد اور مزار ہے پیر صاحب ۱۶۰۰ء میں فوت ہوئے تھے ان کی یادگار میں ہر سال جنوری کے مہینہ میں ایک میلہ ہوتا ہے جس میں تقریباً پانچ ہزار مسلمان اس صوبہ کے تمام حصوں سے جمع ہوتے ہیں۔ ہالہ ایک مدت سے روغنی برتنوں اور کھپریلوں (ٹائلوں) کے واسطے جو سندھ کی عمدہ مٹی میں ایک چمکدار مسالہ ملا کر بنائے جاتے ہیں مشہور ہے یہاں سوسی بھی بنتی ہے۔ غلہ، کپڑا، گھی، روئی اور چینی کی تجارت ہوتی ہے۔ ہالا میں سب جج، مختارکار کی کچہری اور ایک سرائے ہے۔ ص ۱۰۵۸،۴

سیہون بڑا پرانا شہر ہے کہتے ہیں کہ ۷۱۳ء میں جبکہ محمد بن قاسم نے اول ہی اول حملہ کیا۔ یہ شہر موجود تھا۔ قالین، موٹا سوتی کپڑا اور مٹی کے برتن بنتے ہیں۔ شہر میں ایک دھرم سالہ مسافروں کے آرام کے لئے ہے صفحہ ۱۴۱،۱۴۲۔

۱۰- شیخ بھرکیو

ضلع حیدرآباد سندھ کے ڈیرہ محبت تعلقہ میں گاؤں ہے جو ٹنڈو محمد خان اسٹیشن سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں ایک مسلمان بزرگ کے مزار پر ہر سال ستمبر کے مہینے میں عرس ہوتا ہے جس میں دو ہزار کے قریب زائرین کا مجمع ہوتا ہے گاؤں میں مسافروں کے لئے ایک سرائے ہے اور ٹنڈو محمد خان اسٹیشن پر سواری کے لئے اونٹ ملتے ہیں۔ ص ۱۴۹

۱۱- کراچی

سندھ کا بڑا شہر، چھاؤنی اور بندرگاہ، بڑا تجارتی مرکز اور روز بروز ترقی پر ہے یہاں کی آب وہوا نہایت خوشگوار وصحت افزا ہے اپریل ومئی میں یہاں زیادہ سے زیادہ گرمی ۹۰ درجے اور دسمبر جنوری میں کم سے کم ۵۰ درجے ہوتی ہے بارش کا اوسط ۷ انچ سالانہ ہے۔ یہاں کی بڑی بڑی عمارات یہ ہیں۔ فریرہال، جس میں کتب خانہ اور عجائب گاہ بھی ہے نیپیر بارکیں، گرجا ثالوث مقدس، سندھ کلب، فری میسن ہال، سرکاری دفتر خزانہ، ڈاک خانہ، تار گھر، میکلوڈ روڈ ریلوے اسٹیشن، ایمپریس مارکیٹ، سول شفاخانہ، بولٹن مارکیٹ، میکسن دمینوہال، گھنٹہ گھر صدر کچہری، بمبئی بینک وغیرہ۔

برٹش انڈیا اسٹیم نیوی گیشن کمپنی کے جہاز ہفتہ میں دو مرتبہ بمبئی سے کراچی کو روانہ ہوتے ہیں ڈاک کا جہاز بمبئی سے کراچی ۴۸ گھنٹہ میں پہنچتا ہے۔

لاہور سے کراچی چھاونی بذریعہ نارتھ ویسٹر ریلوے ۷۸۲ میل اور شہر ۷۸۴ میل ہے۔ تیسرے درجے کا کرایہ چھاونی تک ۹ روپیہ ۲ ر ۹ پائی اور شہر تک ۹ روپیہ ۳ آنہ ہے۔ اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ پر ڈاک بنگلہ ہے۔ گاڑیاں ہر وقت مل سکتی ہیں۔ صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱۔

۱۲- روہڑی

ضلع شکارپور سندھ میں ایک قصبہ دریائے اٹک کے داہنے یا مغربی کنارے پر ایک ٹیلہ پر واقع ہے کہتے ہیں کہ اس کی بنیاد ۱۲۹۷ء میں سید رکن الدین شاہ نے ڈالی تھی۔ روہڑی کو اگر کچھ فاصلہ سے دیکھا جائے تو اس کے عالی شان مکانات جو عموماً چار یا پانچ منزلہ ہموار چھتوں کے کٹھرے دار بنے ہوئے ہیں۔ نہایت دلکش معلوم ہوتے ہیں۔

یہاں پر مسلمانوں کے مقدس مقامات بہت ہیں لیکن مقام "بال مبارک" جو شہر کے شمال کی جانب واقع ہے سب سے افضل ہے۔ اس مقام کو اس وقت کے حاکم میر محمد نے ۱۵۴۰ء میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کے ایک بال کے واسطے تعمیر کرایا تھا۔

بال موصوف کھریا میں نصب کر کے ایک ہیرے جواہرات سے بڑے ہوئے صندوق میں رکھا ہے۔ یہ صندوق خیرپور کے میر علی مراد نے تحفہ کے طور پر اسی غرض کے لئے دیا تھا ماہ فروری میں یہاں پر ایک اجتماع ہوتا ہے جبکہ بال مبارک کی لوگوں کو زیارت کرائی جاتی ہے۔ بال کبھی کھڑا ہو جاتا اور کبھی گر پڑتا ہے جس کو معتقدین معجزہ خیال کرتے ہیں روہڑی کے مقابل دریائے اٹک میں خواجہ خضر ایک چھوٹے سے ٹیکرے پر ایک بزرگ کا مزار ہے جس کو ہندو اور مسلمان تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہیں روہڑی کے قریب نارتھ ویسٹرن ریلوے نے دریائے اٹک پر لوہے کا بڑا خوبصورت پل بنایا ہے

غلہ، تیل، گھی، نمک، سجی، چونا اور میوہ جات کی تجارت ہوتی ہے لنٹر، سونے چاندی کے کڑے اور دیگر زیورات بنتے ہیں، روہڑی میں ایک سرائے ہے۔ صفحہ ۱۲۸، ۱۲۹۔

۱۳۔ سیہون

سیہون ایک بڑا قصبہ ہے۔ یہاں ایک مسلمان بزرگ شہباز کا مزار ہے جس پر ہر سال اکتوبر کے مہینہ میں بڑا بھاری عرس ہوتا ہے۔ اس عرس میں پندرہ ہزار کے قریب لوگ دور دور سے آتے ہیں اور ان کے چڑھاوے سے اس جگہ کے بہت لوگ پرورش پاتے ہیں، مزار کی عمارت چوگوشہ گنبد دار ہے کہتے ہیں کہ یہ عمارت ۱۳۵۶ء میں بنی تھی۔ خاندان ترکمان کے مرزا جام نے ان بزرگ کا اس سے بھی بڑا مزار بنوایا جو ۱۶۳۹ء میں تیار ہوا اس کے پھاٹک جنگلے اور کلس عطیہ میر کرم علی خان تالپور چاندی کے ہیں۔ قلعہ بھی جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ سکندر اعظم کے زمانہ کا ہے قابل دید ہے۔ سیہون بڑا پرانا شہر ہے کہتے کہ ۷۱۳ء میں جبکہ محمد بن قاسم نے اول ہی اول حملہ کیا تھا یہ شہر موجود تھا۔ قالین، موٹا سوتی کپڑا اور مٹی کے برتن بنتے ہیں شہر میں ایک دھرم سالہ مسافروں کے آرام کے لئے ہے۔ صفحہ ۱۴۱، ۱۴۲۔

۱۴۔ لال اوڈیرو

اسٹیشن اوڈیرو لال سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں ایک بزرگ کا مزار ہے جس کو ہندو اور مسلمان دونوں بڑی تعظیم و تکریم کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں مارچ کے مہینے

میں ہر سال اس مزار پر سات روز تک عرس ہوتا ہے۔ جس میں تیس ہزار کے قریب دور دور سے لوگ آتے ہیں گاؤں میں دیسی مسافروں کے لئے ایک سرائے اور دھرم سالہ ہے ص۱۹۳۔

۱۵- مٹیاری

ضلع حیدرآباد سندھ سب ڈویژن ہالہ میں قصبہ ہالہ سے ۲۰ میل جانب جنوب اور حیدرآباد سے ۱۶ میل بجانب شمال واقع ہے یہ ۱۳۲۲ھ میں آباد ہوا تھا۔ علاوہ ایک عمدہ جامع مسجد کے جو ایک صدی سے چلی آتی ہے دو بڑے مشہور ولیوں کے مزار ہیں جس پر ستمبر اور اکتوبر میں عرس ہوتے ہیں دو ہزار سے تین ہزار تک لوگ ان موقعوں پر آتے ہیں۔ مٹیاری، اناج، تیل کے بیج، سوتی اور ریشمی کپڑے اور چینی کی تجارت ہوتی ہے - گاؤں میں ایک دھرم سالہ بھی ہے۔ ص۲۰۶۔